حج کے فوائد

ندیم شہباز مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔

انسانی فطرت ہے کہ وہ ہر عمل اور چیز کی اہمیت کو نفع ونقصان کے ترازو میں تولتا ہے ہر نفع مند چیز کی طرف رغبت اور نقصان دہ چیز سے اجتناب کرتا ہے۔فریضہ حج حکم الٰہی ہے اس کے عبادت ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن اللہ عزوجل نے انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے حج کے فوائد وثمرات کی طرف اشارہ فرما کراس کی اہمیت کواجاگر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق . لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی مارزقھم من بھیمۃ الانعام فکلو منھا و اطعموا البائس الفقیر

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیجئے وہ تیرے پاس پیدل اور دبلے پتلے اونٹوں پر دنیا کے ہر کنارے سے آئیں گے تاکہ (دین اور دنیا) کے فائدوں میں حاضر ہوسکیں۔اور چند معین دنوں میں جو جانور اللہ نے ان کو دیے ہیں ان پر (قربانی کے وقت) اللہ کا نام لیں پس تم خود بھی ان جانوروں سے کھاؤ اور مصیبت کے مارے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔(الحج 28/22)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ حج کے دوران مقام عرفہ میں کھڑے ہو کر اللہ سے دعا فرماتے:اے اللہ تو نے حج بیت اللہ کا حکم ارشاد فرمایا اور منافع کا یقین دلایا میں تجھ سے دنیا وآخرت کے منافع مانگتا ہوں اور اللہ کے عذاب سے پناہ پکڑتا ہوں (''تفسیر طبری' تفسیر سورہ حج آیت 22)

حج کے فوائد کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے فوائد دنیوی اور فوائد اخروی جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

دنیاوی فوائد

بلا شبہ انسانی فطرت جلد حاصل ہونے والے دنیاوی فوائد کی طرف مائل ہوتی ہے اللہ عزوجل نے حج جیسے عظیم عمل میں یہ فوائد رکھے ہیں حج کے دنیاوی فوائد کو مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(1) انفرادی فوائد

اللہ عزوجل نے حج کے عمل میں جو انفرادی طور پر دنیاوی فوائد رکھے ہیں وہ درج ہیں۔

جسمانی راحت کا حصول؛ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ انسان اپنی زندگی میں ہموم وغموم اور مشکلات سے دوچار رہتا ہے اسے اپنی زندگی میں توازن رکھنے کے لیے کسی نہ کسی تفریحی مشغلے یا پسندیدہ عمل کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے لوگ ذہنی آسودگی حاصل کرنے کے لیے سیاحت اور سالانہ یا ماہانہ سیر وتفریح کا پروگرام مرتب کرتے ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے جو راحت اسے حج جیسے عمل میں حاصل ہو سکتی ہے شاید ہی کسی اور تفریحی مقام سے حاصل ہو سکے جس کا منہ بولتا ثبوت ہر اس شخص کا اعتراف ہے کہ مجھے اس عمل سے اتنی راحت میسر آئی کہ ہر سال حج کرنا چاہتا ہوں بلاشبہ بندہ مومن کے لیے یہ عمل اس کے جسم وقلب سے سلبی احساسات ختم کر کے اسے ایک نئی اور پر عزم زندگی گزارنے کا حوصلہ دیتا ہے ایک مومن کے لیے سب سے بڑا احساس اس کے گناہوں کا ہے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

تابعوا بین الحج و العمرۃ فانھما ینفیان الفقرو الذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید

حج اور عمرے پے در پے کیا کرو یہ دونوں فقر و ذنوب کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔ (ابن حبان 7/9)

حج کے عمل میں جسمانی راحت کے حصول کا دوسرا بڑا ذریعہ حجر اسود کا استیلام ہے۔ جو حاجی بھی حجر اسود کو چومتا ہے یا اسے چھوتا ہے وہ اپنے جسم میں ایک قسم کی نئی طاقت محسوس کرتا ہے جو اس کے لیے قلبی وجسمانی راحت کا موجب ہوتی ہے نبی علیہ السلام کا طواف کی ابتداء حجر اسود کے استیلام سے کرنے کا یہی راز ہے۔ علاوہ ازیں وقوف عرفات میں اپنے گناہوں کی فکر کرنا بیت اللہ اور مسجد نبوی کی زیارت ان جملہ اسباب میں سے ہیں جو ایک مومن کو راحت دینے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں۔ نیز حج کے دوران جھگڑا نہ کرنے کی تربیت بھی حاجی کو راحت نصیب کرتی ہے اور وہ شیطانی ہتھیار ''باہمی جھگڑا کرنا'' سے بچنے کا عادی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

الحج اشھر معلومات فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج

حج کے مہینے معلوم و متعین ہیں جو ان مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے بری گفتگو نافرمانی اور جھگڑا کرنے سے اجتناب کرنا ہوگا (البقرہ 197/2)

(ب) **صحت' تندرستی کا حصول**؛ جدید تحقیق کے مطابق انسان کی اکثر بیماریاں نفسیاتی احساسات سے جنم لیتی ہیں جس کا بہترین علاج لوگوں سے میل جول اور باہمی گفت وشنید سے غموں کو بانٹنے میں ہے حج کا موسم حاجی کو اجتماعی تعلقات قائم کرنے اور اس کو نہ صرف بڑھانے میں مدد دیتا ہے بلکہ ایسا رشتہ اخوت قائم کر دیتا ہے کہ جس کے اثرات قدرتی اور نفسیاتی طور پر حاجی کی صحت وتندرستی پر

مرتب ہوتے ہیں۔

دوران حج پیدل چلنا اور یہ تسلسل پورے ایام حج میں قائم رکھنا صحت وتندرستی کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے علماء طب کی مریضوں کے لیے سب سے بڑی سفارش یہی ہوتی ہے کہ وہ جتنا ہو سکے پیدل چلیں اور یہی سنت رسول ﷺ ہے عمومی طور پر کسی بھی نیکی میں اٹھنے والے اقدام کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔

ونکتب ماقدموا آثار ھم و کل شیئی احصینا ہ فی امام مبین " اور ہم جوانہوں نے نیک اعمال آگے بھیجے اور قدموں کے آثار لکھ لیتے ہیں اور ہر چیز کو لوح محفوظ میں شمار کرلیا ہے۔"(یٰس 17/36)

صحابہ کرام اس آیت کے اترنے کے بعد مسجد کی طرف آنے والے قدم چھوٹے چھوٹے اٹھاتے تاکہ ان کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو۔

پیدل چلنے کے علاوہ آب زم زم پینا ایک ایسا جامع علاج ہے جس کی حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ جس کے بے شمار ثبوت موجود ہیں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا؛ **ماء زمزم لما شرب له**

آب زم زم اس کام کے لیے جس کے لیے پیا جائے (فتح الباری 293/3)

(2) **اجتماعی فوائد:** تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ جہاں افراد کے مجموعے آباد ہوں یا جمع ہوتے ہوں انفرادی اور تنہا زندگی گذارنے سے بہتر ہے اسلام نے اجتماعی زندگی کو انفرادی زندگی پر ترجیح دی ہے اجتماعیت کے بے شمار اور عظیم فوائد ہوتے ہیں اور ان فوائد میں اجتماعیت کی نوعیت کو سامنے رکھا جاتا ہے عالم اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ پوری دنیا میں سب سے بڑا اجتماع مسلمانوں کا ہوتا ہے اور اس کی نوعیت بھی روحانیت کی ہوتی ہے جو اپنے اندر ایسے عظیم ترین فوائد کو سموئے ہوئے ہوتا ہے کہ امت اسلامیہ پورے عالم میں باوقار زندگی گزار سکتی ہے حج کے موسم میں ایک محتاط اندازے کے مطابق 40 لاکھ سے زیادہ حجاج کرام ارض مقدسہ میں جمع ہوتے ہیں جو پوری دنیا کی نمائندگی کرتے ہیں' حج سے حاصل ہونے والے ممکنہ اجتماعی فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

(الف) **اقتصادی فوائد:** بلاشبہ جس ملک کی سرزمین پر یہ اجتماع ہوتا ہے وہ بلاواسطہ ان فوائد کو حاصل کرتا ہے سعودی حکومت کی اقتصادی حالت کی مضبوطی کے پیچھے یہی راز مضمر ہے اور ان کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھتے جارہے ہیں محتاط اندازے کے مطابق ہر سال 3 سے 4 ارب ڈالر کی رقم سعودی خزانے میں شامل ہوتی ہے جس میں 2 سے اڑھائی ارب ڈالر کی آمدنی بیرونی حجاج اور جبکہ 1 سے 2 کروڑ ڈالر کی آمدنی اندرون ملک سے ہوتی ہے اور یہ آمدنی حجاج کے لیے ٹرانسپورٹ' رہائش' اتصالات اشیاء خوردونوش

کے ساتھ ساتھ سعودی ایئر لائن کے ذرائع سے حاصل ہوتی ہے ایک اندازے کے مطابق ایک لاکھ 60 ہزار سعودی افراد کو سالانہ ملازمت کے مواقع مہیا ہوتے ہیں اور وہ موسم حج میں اتنی رقم جمع کر لیتے ہیں کہ آئندہ موسم حج تک ان کا گزران بہتر طریقے سے چلتا رہتا ہے۔

(ب) **سیاسی فوائد:** قوموں کی زندگی میں سیاست کا بڑا اہم رول ہے قوموں کی بقاء ان کی بہتر سیاست کا نتیجہ ہوتی ہے حج کا موسم عالم اسلام کے لیے اپنی سیاسی وضع کو بہتر کرنے کا اہم ترین موقع ہوتا ہے جس میں عالمی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے سنہری موقع ہاتھ آتا ہے پوری دنیا کے اسلامی مفکر سر جوڑ کر بیٹھتے اور دشمن طاقتوں کے سامنے سینہ سپر ہونے کے لیے سیاسی تدبر و شعور کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس اجتماع کو دشمن پر ہیبت طاری کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ نبی علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشرکین سے معاہدات سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کرنے کے لیے موسم حج میں روانہ فرمایا جس سے مشرکین کے دلوں میں عالم اسلام کا رعب بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

واذان من الله و رسوله الى الناس يوم الحج الاكبر ان الله برى من المشركين ورسوله

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کو کھلا پیغام ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہے۔ (التوبہ 3/9)

اگر یہی اعلان کسی بند کمرے میں بیٹھ کر کیا جاتا تو اس کے وہ سیاسی فوائد حاصل نہ ہوتے جو حج کے اجتماع عام میں کرنے سے حاصل ہوئے۔ پورے عالم اسلام کے مسائل جن میں مسئلہ افغانستان، عراق فلسطین اور برما کے مسائل کے علاوہ جدید ترین مسائل قرآن اور پیغمبر آخر الزمان کی توہین شامل ہے اس اجتماع کے موقع پر اسلامی مفکر سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایک متفقہ لائحہ عمل تیار کریں تو کوئی بعید نہیں کہ جلد از جلد عالم اسلام کو ظلم سے نجات ملے اور مستقبل میں اللہ، پیغمبر اور قرآن کی بے حرمتی جیسی مکروہ جرات سے بچا جا سکے۔

حج کے موسم سے ایک بہت بڑا سیاسی فائدہ باہمی اتحاد و یگانگت کا حاصل ہوتا ہے ہر سال لاکھوں افراد ایک ہی لباس میں ایک ہی مقام میں جمع ہوتے ہیں اور ایک ترانہ گاتے ہوئے نظر آتے ہیں بلاشبہ نفسیاتی طور پر یہ انداز باہمی اتحاد و یگانگت کا بہت بڑا سبب ہے اور دشمن پر رعب طاری کرنے کے لیے حجاج کے ترانے کسی ایٹم بم سے کم موثر نہیں ہو سکتے یہی وجہ ہے کہ عام حالات میں اللہ کا ذکر آہستہ آواز سے کرنے کا حکم ہے لیکن اس موقع پر نبی علیہ السلام نے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اور یہی حکم آپ علیہ السلام کو ایک عظیم سیاسی مدبر کا درجہ دیتا ہے نبی علیہ السلام سے سوال ہوا کہ حج کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا

العج والثج بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور خون بہانا' (ترمذی 189/3)

دشمن اسلام مسلمانوں کی اس وحدت کو پارا پارا کرنے کے لیے مختلف ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے لیکن تا حال اسے اس میں کامیاب حاصل نہیں ہوسکی۔

ج **اخلاقی فوائد:** حج کے اس عظیم اجتماع سے بہت سے اخلاقی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں حجاج کو کسی قسم کی بے ہودگی' بے حیائی اور جھگڑا کرنے سے سختیسے منع کیا گیا ہے اور اسے حج کی قبولیت کی شرط قرار دیا گیا ہے نیز باہمی تعامل میں احسان کی صفت پیدا کرنے کا حکم ہے جس کا مظاہرہ پورے حج کے دوران ہوتا ہے سعودی گورنمنٹ کے حجاج کے لیے کئے گئے انتظامات اور حجاج کا ایثار پر مبنی باہمی برتاؤ اس کا بین ثبوت ہے۔ بلا شبہ حجاج جب ان اخلاقی پابندیوں کے ساتھ حج کریں گے تو گویا وہ ایک عظیم اخلاقی ورکشاپ سے اپنا حصہ ضرور وصول کریں گے

(د) **تعارفی فوائد:** موسم حج باہم تعارف و ملاقات کا بہترین ذریعہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ موسم حج کو اس افادیت کے لیے استعمال فرمایا کرتے تھے اپنے جملہ گورنروں سے ملاقات کرتے لوگوں کی شکایات سنتے اور اس کا ازالہ فرماتے' باہمی جان پہچان مسلمان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے جو اسے موسم حج میں حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

یاایھاالناس انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا . ان اکرمکم عنہ اللہ اتقاکم

اے لوگو! ہم نے تمہیں مذکر و مؤنث سے پیدا کیا ہے اور تمہیں قوموں اور قبائل میں تقسیم کیا تاکہ تعارف باہمی حاصل ہو یقیناً تم میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ صاحب تقویٰ ہو (الحجرات 13/49)

مندرجہ بالا اجتماعی فوائد کے علاوہ دیگر کئی ایسے فوائد ہیں جو اس اجتماع سے حاصل ہوتے ہیں جن میں سیدنا ابراہیم خلیل کی یاد روحانیت کی بلندی اور مختلف رنگ و نسل کے افراد میں زندگی کے چند ایام گذارنے کا مواقع میسر آنا ہے۔

دینی فوائد

بلاشبہ فریضہ حج اسلام کا عظیم ستون ہے اور ہر صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے نبی علیہ السلام کا فرمان ہے

ایھاالناس قد فرض اللہ علیکم الحج فحجوا فقال رجل افی کل عام یا رسول اللہ فسکت ثم قال لوقلت نعم لوجبت ولما استطعتم

''اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے لہٰذا تم حج کرو ایک آدمی نے عرض کی اللہ کے رسول کیا ہر سال حج کرنا ہے تو آپ خاموش رہے پھر فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ پاتے۔'' (مسلم 107/4)

نبی علیہ السلام نے حج کے بہت سے اخروی دینی فوائد بیان فرمائے ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں؛

(الف) العمرة الی العمرة کفارة لما بینھما والحج المبرور لیس له جزاء الاالجنة

ایک عمرہ ادا کرنے کے بعد دوسرا عمرہ ادا کرنا اس وقت کے لیے سرزد ہونے والے صغائر کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء صرف اور صرف جنت ہے (بخاری حدیث 1883)

(ب) من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه

جس نے حج کیا اور فحش کلام اور معصیت سے بچا رہا' وہ اس طرح لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو (بخاری حدیث 1071)

(ج) تابعوا بین الحج و العمرة فانھما ینفیان الفقر والذنوب . کما ینفی الکیر خبث الحدید والذھب والفضة والحج المبرور لیس له الجزاء الاالجنه

حج اور عمرہ تسلسل سے کرو یہ دونوں فقر و ذنوب کو ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے گند کو صاف کر دیتی ہے اور حج مبرور کی جزاء صرف اور صرف جنت ہے (مسند احمد 377/1)

(د) سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان بالله و رسوله قیل ثم ماذا؟ قال جھاد فی سبیل الله قیل ثم ماذا؟ قال حج مبرور

نبی علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ رسول پر ایمان لانا' کہا گیا اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا پھر کہا گیا اس کے بعد؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حج مبرور (بخاری 1019)

مندرجہ بالا فرامین رسول ﷺ سے اخروی دینی فوائد اجاگر ہوتے ہیں ایک مومن کا مطمع نظر یہی ہوتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال کی سیاہی ختم ہو اور وہ گناہوں سے پاک اور شفاف ہو جائے اس کو یہ فائدہ حج کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے حج ایک ایسا عمل ہے جو انسان کے نہ صرف سابقہ صغائر دھوڈالتا ہے بلکہ کبائر بھی ختم کر دیتا ہے اور انسان اس طرح ہو جاتا ہے جیسے آج اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو اور اس کے نامہ اعمال میں کسی قسم کا گناہ نہ ہو' اللہ ہمیں حج کے انفرادی اور اجتماعی دینی اور دنیاوی فوائد سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)